UD-03

June - Examination 2016

B.A. Pt. II Examination

Afsanvi Nasr Aur Tujurma

Paper - UD-03

Time : 3 Hours] **[Max. Marks :- 100**

ہدایت:۔ اس پرچہ کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ حصہ الف، ب اور ج۔
ہر حصہ کے سامنے نمبر تحریر کیے گئے ہیں۔

(حصہ الف)

نوٹ:۔ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات زیادہ سے زیادہ ۳۰ الفاظ میں تحریر کیجیے۔ ہر سوال کا کے ۲ نمبر مقرر ہیں۔

10 X 2 = 20

سوال ۱:۔(i) میر امّن کی دو داستانوں کے نام لکھیے۔

(ii) نذیر احمد کے دو ناولوں کے نام لکھیے۔

(iii) "نو طرز مرصع" کے مصنف کے نام لکھیے۔

(iv) "پوس کی رات" کس نے لکھا؟

(v) "چوتھی کا جوڑا" کیا ہے اور کس نے لکھا ہے؟

(vi) "پیتل کا گھنٹہ" کے مصنف کا نام لکھیے؟

(vii) آغا حشر کاشمیری کا اصلی نام کیا ہے۔ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

(viii) "یہودی کی لڑکی" کے مصنف کا نام لکھیے۔

(ix) "روٹی کی مہک" کیا ہے۔ اور کس نے لکھی؟

(x) ترجمہ کی تعریف لکھیے۔

(حصہ ب)

نوٹ :- مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات زیادہ سے زیادہ ۳۰۰ الفاظ میں تحریر کیجیے۔ دیئے گئے ۸ سوالات میں سے طلبہ کو صرف ۴ سوالات کرنے ہیں۔ ہر سوال کے لیے ۱۰ نمبر مقرر ہیں۔ 4 X 10 = 40

2۔ اردو داستان کے آغاز و ارتقاء کا جائزہ پیش کیجیے۔

3۔ پریم چند کی افسانہ نگاری کی خصوصیات تحریر کیجیے۔

4۔ افسانہ " لاجونتی " کا خلاصہ تحریر کیجیے۔

5۔ ناول کے آغاز و ارتقاء تحریر کیجیے۔

6۔ ناول اور افسانے کے فرق کو واضح کیجیے۔

7۔ آغا حشر کاشمیری کی ڈرامہ نگاری کی خصوصیات تحریر کیجیے۔

8۔ " تازہ روٹی کی مہک " کا خلاصہ تحریر کیجیے۔

9۔ مندرجہ ذیل اقتباسات میں سے کسی ایک کی تشریح مع سیاق وسباق کیجیے

(ا)

غرض آدمی کا شیطان آدمی ہے اور ہر دم کے کہنے سننے سے اپنا مزاج بھی بہک گیا۔ شراب، ناچ، جوئے کا چرچا شروع ہوا۔ پھر تو یہ نوبت پہنچی کہ سوداگری بھول کر تماش بینی کا اور دینے لینے کا سودا ہوا۔ اپنے نوکر اور رفیقوں نے جب یہ غفلت دیکھی تو جو جس کے ہاتھ لگا الگ کیا۔ گویا لوٹ مچا دی۔ کچھ خبر نہ تھی۔ کہ کتنا روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ کہاں سے آتا ہے اور کدھر جاتا ہے۔ 'مالِ مفت دلِ بے رحم' اس فضول خرچی کے آگے اگر گنج قارون کا ہوتا تو بھی وفا نہ کرتا۔ کئی برس میں یکبارگی یہ حالت ہوئی کہ فقط ٹوپی اور لنگی باقی رہی۔ دوست آشنا جو دانت کاٹی روٹی کھاتے تھے۔ اور چمچہ بھر خون اپنا ہر بات میں نثار کرتے تھے۔ کافور ہوگئے۔ جبکہ راہ باٹ میں کبھی ملاقات ہوجاتی تو آنکھیں چرا کر منہ پھیر لیتے۔ اور نوکر چاکر خدمت گار سب چھوڑ کر کنارے لگے کوئی بات کا پوچھنے والا نہ تھا۔ جو کہے یہ کیا تمھارا حال ہوا۔ سوائے غم اور افسوس کے کوئی رفیق نہ رہا۔

(ii)

مگر اشاروں کنایوں کے باوجود راحت میاں نہ تو خود منہ سے پھوٹے اور نہ ہی ان کے گھر سے پیغام آیا۔ تھک ہار کر بی اماں نے پیروں کا توڑے گروی رکھ کر پیر مشکل کشا کی نیاز دلا ڈالی۔ دوپہر بھر محلے ٹولے کی لڑکیاں صحن میں ادھم مچاتی رہیں۔ بی آپا شرمائی لجائی۔ مچھروں والی کوٹھری میں اپنے خون کی آخری بوندیں چسانے کو جا بیٹھی۔ بی اماں کمزوری میں اپنی چوکی پر بیٹھی۔ چوتھی کے جوڑے میں آخری ٹانکے لگاتی رہیں۔ آج ان کے چہرے پر منزلوں کے نشان تھے۔ آج مشکل کشائی ہوگی۔ میں آنکھوں کی سوئیاں رہ گئی ہیں۔ وہ بھی نکل جائیں گی۔ آج ان کی جھریوں میں پھر مشعلیں تھرتھرا رہی تھیں۔ بی آپا کی سہیلیاں ان کو چھیڑ رہی تھیں۔ اور وہ خون کی بچی کھچی بوندوں کو تاؤ میں لا رہی تھی۔ آج کئی روز سے ان کا بخار نہیں اترا تھا۔ تھکے ہارے دیے کی طرح ان کا چہرہ ایک بار ٹمٹماتا اور پھر بجھ جاتا۔

(حصہ ج)

نوٹ:۔ مندرجۂ ذیل سوالات کے جوابات زیادہ سے زیادہ ۵۰۰ الفاظ میں تحریر کیجئے۔ دیئے گئے ہر سوالات میں سے ۲ سوالات کرنے ہیں۔ ہر سوال کے لیے ۲۰ نمبر مقرر ہیں۔ $2 \times 20 = 40$

10۔ اردو داستان کی روایت کا جائزہ لیجیے۔

11۔ توبۃ النصوح کا خلاصہ تحریر کیجیے۔

12۔ عصمت چغتائی کی افسانہ نگاری کی خصوصیات تحریر کیجئے۔

13۔ ترجمے کی اہمیت اور ضرورت کو واضح کیجیے۔